سوموار | 4-اگست 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 170 | سوموار | 1418ھ 4 ظہور 1376ھش 4 اگست 1997ء

بعض اوقات اجابت دعا بصورت ردّ ہوتی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا رد کر دی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا کو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت ردّ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے درپردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے ردّ ہی میں ہوتی ہے۔ انسان چونکہ کوتاہ بین ہے اور دور اندیش نہیں۔ بلکہ ظاہر پرست ہے اس لئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دعا نہیں سنی وہ تو ہر ایک کی دعا سنتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 67)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 1997ء کا تیسرا روز 27 جولائی 1997ء

برطانیہ، فجی اور طوالو کے وزرائے اعظم کے پیغامات

گھانا کے وزیر مملکت، سیرالیون کے سفیر، گیمبیا اور آئیوری کوسٹ کے ممبران پارلیمنٹ کی تقاریر

جماعت احمدیہ کے جلسہ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار اور دعاؤں کی درخواست

لندن: 27 جولائی 1997ء جماعت احمدیہ برطانیہ کے 32 ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے دن برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ٹونی بلیئر، فجی کے وزیر اعظم اور طوالو کے وزیر اعظم صاحبان کے پیغامات سنائے گئے۔ ان پیغامات میں تینوں وزرائے اعظم نے جماعت احمدیہ کے بارے میں خیرسگالی کا اظہار کیا تھا اور اس جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا تھا۔

اس کے علاوہ اس آخری سیشن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطاب سے قبل چار معزز مہمانوں نے خطاب فرمایا۔ جن میں گھانا کے ایک وزیر، سیرالیون کے ایک سفیر، گیمبیا کے ایک ممبر پارلیمنٹ اور آئیوری کوسٹ کے ممبر پارلیمنٹ شامل تھے۔

برطانوی وزیر اعظم کا پیغام جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر مکرم افتخار احمد ایاز صاحب نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر ٹونی بلیئر کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اور پھر اس کا ترجمہ سنایا۔

برطانوی وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں معذرت کی کہ وہ اپنی مصروفیات کے سبب اس جلسہ میں تشریف نہیں لا سکے۔ انہوں نے تمام احمدیوں کے لئے اس جلسہ پر اپنی طرف سے بہترین خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک بین الاقوامی جلسہ ہے جس میں 150 ممالک سے 12 ہزار کی تعداد میں لوگ شامل ہیں۔ یہ افراد ساری دنیا سے یہاں آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نسلی تعلقات کو بہتر بنانا اور مختلف مذاہب کے درمیان رکاوٹوں کو دور کرنا میری حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ جماعت احمدیہ بھی اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں آپ کی ترقیات کا آرزومند ہوں۔ اور جماعت کی خدمات کو سراہتا ہوں۔ جماعت احمدیہ نے ان مقاصد کو حاصل کرنے میں ہماری مدد کی ہے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ یہ جلسہ بھی کامیاب ہو گا اور آئندہ کے جلسے بھی کامیابی سے ہمکنار ہوتے رہیں گے۔

جزائر فجی کے وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو ہے کہ محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں۔ میں خود بھی بہت مضبوطی سے اس اصول پر قائم ہوں۔ میرا یقین ہے کہ اگر انسانیت کو ایک جگہ پر اکٹھا کرنا ہو تو ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہو گا کہ اس دنیا کا ایک، خالق ہے۔ اور واقعی اگر کوئی خالق ہے تو وہ صرف ایک ہی خالق ہے۔ اور ہم سب اس کی تخلیق ہیں۔ جب دنیا پر یہ بات کھل جائے گی تو دنیا کا ایک دوسرے پر اعتماد اور باہم اتفاق شروع ہو جائے گا۔ فجی کے وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے اس جلسہ میں ساری دنیا سے مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔ اور سارے شامل ہونے والے اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

وزیر اعظم موصوف نے کہا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 1989ء میں میری ملاقات حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے اس وقت ہوئی تھی جب آپ فجی تشریف لائے تھے اس وقت فجی پر مشکلات کا وقت تھا اور لوگ یہاں آنے سے کتراتے تھے۔ جماعت احمدیہ صرف روحانی ترقی کے لئے ہی کام نہیں کرتی بلکہ اس کے تعلیمی ترقی کے ادارے بھی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ یہ خدمات فجی میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے غریب اور ترقی پذیر ممالک میں بھی انجام دے رہی ہے۔ جماعت نے پرائمری سکول بھی کھولے ہیں اور سیکنڈری سکول بھی۔ انہوں نے کہا کہ آپ جو بھی فیصلے کریں۔ جن باتوں پر بھی غور کریں۔ آپ یہ بات یاد رکھیں کہ دنیا کو آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے تاکہ انسانیت کو امن و امان حاصل ہو سکے انہوں نے کہا کہ جلسہ کی کامیابی کے لئے میری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

بحرالکاہل کے ایک جزیرے طوالو کے وزیر اعظم کی طرف سے پیغام ایک خط کی شکل میں تھا جو انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے نام لکھا۔ انہوں نے اس پیغام میں کہا کہ میں سب سے پہلے یہ اجازت چاہوں گا کہ آپ کا (حضرت صاحب کا) بہت ہی شکریہ ادا کروں۔ تھوڑا عرصہ قبل جب میں لندن آیا تو آپ نے مجھے اپنے دفتر آنے اور ملاقات کی اجازت دی۔ آپ نے جن ہمدردانہ اور پیارے جذبات کا اظہار کیا تھا اس کا میرے دل پر خاص اثر ہے۔ میں ممنون ہوں کہ آپ طوالو کے لوگوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ میں طوالو کے لوگوں کی طرف سے اور اپنی طرف سے آپ کے لئے مبارکباد اور نیک تمناؤں کا پیغام پہنچانے کا اعزاز حاصل کرتا ہوں۔

طوالو کے وزیر اعظم نے خط میں لکھا کہ یہ جلسہ سالانہ ایک خاص موقع ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جماعت کے لوگ جو زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں آئیں گے ان میں وزراء بھی شامل ہوں گے اور دیگر اہم لوگ بھی۔

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ عامرہ زاہد صاحبہ بنت مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ملتان شہر کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم عبدالرؤف خان صاحب ابن مکرم رانا عبدالغفار خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا شہر کے ہمراہ بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر مورخہ 31 جولائی 1997ء کو عصر کے بعد بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے کیا۔ عزیزہ عامرہ زاہد مکرم چوہدری عبدالمومن خان صاحب (وفات یافتہ) کارکن صدر انجمن احمدیہ کی پوتی اور حضرت چوہدری عبدالسلام خان صاحب آف کاٹھ گڑھ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑپوتی ہے۔ عزیز عبدالرؤف خان صاحب مکرم رانا عبدالجبار خان صاحب کے پوتے اور حضرت چوہدری غلام قادر صاحب رئیس آف لنگڑوعہ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پڑپوتے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم مبشر احمد کھوکھر صاحب قائد خدام الاحمدیہ حلقہ قیادت نور راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 97-7-26 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب (وفات یافتہ) آف راولپنڈی کا پوتا ہے۔ بچہ بہت کمزور ہے۔ آکسیجن لگی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور بابرکت دراز عمر عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مسعود احمد پاشا صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی کے چھوٹے بھائی خبیر احمد محمود ولد محمود احمد سعید صاحب حیدرآبادی آج کل لاہور میں شدید بیمار ہیں۔ دماغ میں رسولی ہے اور کئی دفعہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نصراللہ صاحب ربوہ (نیوز ایجنٹ روزنامہ جنگ) ایک ہفتہ سے بوجہ درد پتہ شدید بیمار ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

4- ظہور 1376 ہش   4- اگست 1997ء

ربوہ میں شجرکاری کی ضرورت

قریباً پچاس سال قبل جب جماعت احمدیہ کو قادیان سے نقل مکانی کر کے ایک نیا مرکز آباد کرنے کا مرحلہ درپیش ہوا تو دریائے چناب کے کنارے جس قطعہ زمین کا انتخاب کیا گیا وہ سرکاری کاغذات کے لحاظ سے آبادی اور زراعت دونوں کے لئے ناموزوں تھا۔ یعنی نہ تو یہاں پر کوئی انسان رہائش اختیار کر سکتا اور نہ ہی یہاں پر کوئی فصل اگ سکتی تھی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ یہاں پر پانی سخت کھارا بلکہ کڑوا تھا اور سارے قطعہ زمین پر کلر اور شور کی اتنی بھاری تہہ جمی ہوئی تھی کہ زمین پر پاؤں رکھو تو پاؤں زمین میں دھنس جاتا تھا۔ زمین کی اس کیفیت کا یہ نتیجہ تھا کہ یہاں پر حد نظر تک کوئی درخت نظر نہیں آتا تھا۔ ربوہ پر جو احمدی سب سے پہلے آکر آباد ہوئے ان کا بیان ہے کہ سڑک سے ذرا ہٹ کر صرف ایک جنگلی کیکر کا درخت تھا۔ اس ایک درخت کو چھوڑ کر اور کوئی درخت یا سبزہ دور دور تک نظر نہ آتا تھا۔ زمین کی اس کیفیت کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ انسان تو انسان کوئی جانور بھی یہاں مقیم نہیں تھا۔ صرف دور پہاڑیوں میں رات کو کسی کسی وقت کسی گیڈر کے بولنے کی آواز آتی تھی۔

ربوہ جس زمین پر آباد ہے یہ ارد گرد کی سطح زمین سے اونچی ہے۔ اس کی وجہ سے قریب سے گزرنے والے دریائے چناب کا پانی۔ یہاں کبھی نہیں پہنچ سکا۔ شدید ترین سیلابوں میں بھی ربوہ کے ارد گرد پانی ہی پانی ہو جاتا ہے مگر ربوہ کا شہر اونچی جگہ ہونے کی وجہ سے ہمیشہ محفوظ رہتا ہے۔ اور ان دنوں میں ربوہ کی کیفیت جزیرے کی سی ہو جاتی ہے جس کے چاروں اطراف میں پانی ٹھاٹھیں مارتا ہے۔

سیلابوں کے نقصانات اپنی جگہ مگر ان سے فائدے بھی ہوتے ہیں۔ جہاں سے ایک دفعہ دریا کا پانی گزر جاتا ہے وہاں پر تازہ اور زرخیز مٹی کی ایک نئی تہہ بچھا جاتا ہے اور اس جگہ پر فصلیں اچھی ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ کلر اور شور کے نمکیات بھی سیلابی پانی میں گھل کر کم ہو جاتے ہیں۔ ربوہ کا علاقہ اونچا ہونے کی وجہ سے چونکہ یہاں دریا کا پانی نہیں گزرتا لہذا اس جگہ کا کلر کبھی بھی کم نہ ہو سکا۔ اسی وجہ سے زیر زمین پانی بھی سخت کھارا اور بدمزہ تھا۔ یاد رہے کہ اس پانی کا جب تجزیہ کروایا گیا تو رپورٹ موصول ہوئی تھی کہ یہ پانی انسانوں اور جانوروں کے پینے کے قابل نہیں۔ اس سے بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔

یہ ہے پس منظر اس قطعہ زمین کا جس کو آج ربوہ کہتے ہیں اور جہاں قدم قدم پر درخت اور سبزہ نظر آتا ہے۔ آج کسی ناواقف کو یقین ہی نہیں آسکتا کہ یہاں پر ویرانے اور بنجرپن کی کیا کیفیت تھی۔ اور کس طرح سے پچاس سال کی محنتوں نے اس شہر کو درختوں، پھلدار درختوں، پھولوں، گھاس اور ہریالی کا شہر بنا دیا ہے۔ آج بھی جب بارش ہوتی ہے تو زمین کا کلر اوپر آجاتا ہے اور بارش پڑتی ہے تو ربوہ کے قطعات زمین سفید کلر کی وجہ سے سفید ہو جاتے ہیں۔ آج بھی ربوہ میں بننے والی عمارات کلر کی وجہ سے اپنی اصل عمر سے کم عمر پاتی ہیں اور کلر کسی وجہ سے سیمنٹ اور اینٹیں دیگر علاقوں کے مقابل پر جلد کھائی جاتی ہیں۔

آج اگر مجلس تحریک جدید کے دفاتر کے لان اور سبزہ زاروں میں دیکھیں، صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لان مشاہدہ کریں یا بیت المبارک کے سامنے والے گھاس کے قطعے کو دیکھیں جو دارالضیافت تک جاتا ہے۔ یا جدید پریس کے خوبصورت لان میں آکر بیٹھیں تو کسی کو ربوہ کے ماضی کا گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ یہی نہیں اہل ربوہ نے اپنے گھروں میں جس محنت سے درخت، پودے اور خصوصاً پھلدار پودے لگائے ہوئے ہیں اگر اس کا کوئی سروے کیا جائے تو آنکھیں حیرانی سے کھل جاتی ہیں۔ ربوہ میں ہر قسم کا پھل گھروں میں مل جاتا ہے۔ یہ محنت اور شوق کا کرشمہ ہے۔ لوگ دریا سے مٹی لالا کر زمینیں بناتے ہیں۔ کلر سے لڑائی لڑتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ربوہ کے گھروں میں امرود اور آجکل برسات کے دنوں جامن تو بہت جگہ مل جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی پھلدار درخت محنت کرنے والوں نے لگائے ہوئے ہیں۔

دفتر الفضل کے عقب میں جو باغ لگا ہوا ہے وہ الفضل کے مینیجر اور پبلشر محترم آغا سیف اللہ صاحب کی محنتوں اور لگن کا نتیجہ ہے۔ ان کی کوششوں سے پہلے یہاں گنتی کے دو چار امرود کے پودے تھے اب یہاں پر آم، انار، پپیتا، امرود، مالٹا، جامن کے علاوہ کئی قسم کی سبزیاں بھی اگ رہی ہیں۔

اہل ربوہ کو اس طرف متوجہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ موسم برسات کی شجرکاری کا وقت شروع ہو چکا ہے۔ تزئین ربوہ کمیٹی کے اعلان کے مطابق ربوہ میں گلشن احمد نرسری میں ہر قسم کے پودے مل جاتے ہیں۔ ربوہ کے ہر باسی کو چاہئے کہ وہ اپنے گھروں کے اندر اور باہر درخت لگائے۔ اور پھر ان کی حفاظت کرے۔ ربوہ میں اب بھی درخت لگانے کی بہت گنجائش ہے خصوصاً کم آبادی والے محلوں میں جہاں قطعات خالی پڑے ہیں وہاں پر ذیلی تنظیموں کو محنت کرنی چاہئے۔ اگر ذیلی تنظیمیں ہر سال ایک کوٹہ مقرر کر لیں کہ وہ ربوہ میں اتنے درخت نہ صرف لگائیں گے بلکہ ان کی نگہداشت کریں گے تو ربوہ کی خوبصورتی میں بے پناہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

جو کچھ ہوتا آیا ہے وہ ہوگا اس کو ہونے دو
کچھ لوگ تبسم ریز رہیں اور کچھ لوگوں کو رونے دو
جو منہ پر پُچ پُچ کرتے ہیں دلداری کا دم بھرتے ہیں
دیوار کے پیچھے جاتے ہی نفرت کی فصلیں بونے دو
وہ اچھی باتیں بھی سن کر سنتے ہی نہیں جب سنتے ہیں
اس دنیا کا دستور ہے یہ، کھونے دو کچھ پانے دو

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

یہ تو خیر بعض عام اور سادہ نظر آنے والی باتیں ہیں لیکن ان کے علاوہ نور سے متعلق کچھ ایسے امور بھی ہیں جو بہت سے صاحب فراست لوگوں پر بھی مبہم ہو جاتے ہیں اور یہاں سے پھر اگلے قدم شروع ہوتے ہیں۔ ایک تو روزمرہ کا ابتدائی نور ہے جو صالح کی ابتدائی زندگی سے تعلق رکھنے والا ہے اور ایک وہ نور ہے جس کے باریک در باریک پہلو ہوتے ہیں جو انسان کو روحانی ترقیات کے مختلف مقام عطا کرتے چلے جاتے ہیں یا جن کے نہ ہونے کی وجہ سے انسان مختلف ترقیات سے محروم ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن ان کی علامتیں بھی قدموں میں ملتی ہیں اور ہمیشہ ہمارے ہاتھوں کی پہنچ میں رہتی ہیں۔ ہم اگر چاہیں تو فراست کے ساتھ ان کے نقوش پا بھی معلوم کرسکتے ہیں کہ اس نور کی لطافتیں کیا ہوتی ہیں اور ان کے ذریعہ کس مرتبہ پر کوئی انسان کھڑا ہوتا ہے۔

پس جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قدم صدق فرما کر اس مضمون کو واضح فرمادیا ہے۔ قدم تو ہمیشہ زمین کے ساتھ چمٹتے ہیں اور لازماً زمین پر پڑتے ہیں اس لئے نور کا جو دوسرا کنارا ہے اس کا اہل دنیا سے ایک گہرا تعلق رہتا ہے۔ اہل دنیا خدا تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اے اللہ! ہم اس شخص کے نور کو کیسے پہچانتے کیونکہ نور تو ایک آسمانی چیز ہے اور ہم زمینی لوگ ہیں' ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا ہمارے اندر کوئی استعداد نہیں تھی کہ ہم یہ معلوم کرسکتے کہ تیرا نور کس کو نصیب ہوا ہے' لیکن قدم جو نور کا دوسرا کنارا ہے وہ تو ہمیشہ زمین پر چلتے ہیں اس لئے اہل زمین ان کے قدموں کے سلوک سے پہچانتے ہیں کہ یہ کیسے قدم ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کے معاملات اہل دنیا سے مختلف ہوں گے تو وہ پہچان لیں گے کہ یہ خدا کے نور کے معاملات ہیں۔ تب ہی تو اہل عرب تعجب میں مبتلا ہوئے۔ وہ باوجود انتہائی دنیادار ہونے کے اور باوجود اس کے کہ ان کی سوسائٹی کا لب لباب یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کو حکم دیا گیا کہ ان کو ڈراؤ اور ان کو بتاؤ کہ اگر ایمان کے ذریعہ تم اپنے اندر تبدیلیاں پیدا نہ کرسکے تو لازماً ہلاک ہو جاؤ گے کیونکہ ہلاکت کی ساری علامتیں تمہارے اندر ظاہر ہو چکی ہیں پھر بھی جب انہوں نے مسلمانوں کو دیکھا تو وہ تعجب میں مبتلا ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ اس لئے ہوا کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے غلاموں کے قدم سچائی کے قدم تھے اور ان قدموں کا دنیا کے ساتھ ہمیشہ سے تعلق رہا ہے۔ اہل دنیا ان قدموں کی چاپ سے پہچانتے تھے ان کی چال ڈھال سے پہچانتے تھے ان کی زندگی کے رخ سے پہچانتے تھے کہ یہ کیسے لوگ ہیں۔ کفار مسلمانوں میں تبدیلیاں دیکھتے تھے تو تعجب میں مبتلا ہوتے تھے ان کا یہ تعجب دراصل آنحضرت ﷺ کو حیرت انگیز خراج تحسین پیش کرنے کے مترادف تھا۔ اس میں بظاہر انکار ہے جب انہوں نے کہا (-) کہ یہ حیرت انگیز کھلا کھلا جادوگر ہے۔ کن لوگوں کو پکڑتا ہے اور کیا بنا کر رکھ دیتا ہے۔ پس وہ تبدیلیاں جو اہل ایمان کی ذات میں دنیا کے معاملات سے پیدا ہوتی ہیں وہی اس کے نور کے پیمانے بن جاتی ہیں۔ وہ اہل دنیا کو بھی بتا دیتی ہیں کہ یہ شخص صاحب نور ہے یا صاحب نور نہیں ہے۔

اس پہلو سے جب میں جماعت کے مختلف حالات پر غور کرتا ہوں تو جہاں بھی کوئی خرابی دکھائی دیتی ہے وہاں قدم صدق کی بالکل صاف اور کھلی کمی نظر آنے لگتی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے کسی شاہراہ پر چلتے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ اس کا فلاں قدم صحیح جگہ پر پڑا اور فلاں غلط جگہ پر پڑا۔ یہاں کانٹوں میں چلا گیا وہاں پھولوں پر آگیا۔ صاف صاف نظر آرہا ہوتا ہے کہ کیا واقعہ گزر رہا ہے۔ اس کے پس منظر میں روزمرہ کے معاملات ہیں جن میں کسی نہ کسی جگہ نور کی کمی دکھائی دیتی ہے۔ یہ قدم کوئی فرضی قصے نہیں ہیں۔ جب لوگوں کے آپس میں اختلاف پیدا ہوتے ہیں' جب آپس میں جھگڑے پیدا ہوتے ہیں تو کیوں غلط قدم پڑتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کی نظریں بگڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایک ہی واقعہ کو ایک نظر اور طرح دیکھ رہی ہوتی ہے اور دوسری نظر اور طرح سے دیکھ رہی ہوتی ہے۔ حالانکہ نور اللہ کے ساتھ اگر دیکھا جاتا تو دونوں نگاہوں کو ایک ہی چیز نظر آنی چاہئے تھی۔ نور اللہ تو ایک حقیقت کو دو طرح سے دیکھ ہی نہیں سکتا' یہ ناممکن ہے۔ لیکن انسانی معاشرہ میں جتنے بھی اختلافات پیدا ہوتے ہیں ان کا سبب آنکھوں کا بھینگا پن ہے۔ جب معاملات کی آنکھیں بھینگی ہوں اور انسان یہ دعویٰ کرے کہ وہ نور اللہ سے دیکھ رہا ہے تو اس سے زیادہ تمسخر اور کیا ہو سکتا ہے۔ پس یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آنکھیں بھینگی ہوں اور قدم درست پڑیں یا وہ قدم تقویٰ اور صدق کے قدم متصور ہوں۔ اس لئے معاملات سے قدم پہچانے جاتے ہیں قدموں سے آنکھوں کے معیار کا پتہ چلتا ہے اور یہ محسوس ہو جاتا ہے کہ کس حد تک آنکھیں سیدھی نظر رکھنے والی تھیں اور کس حد تک بھینگی تھیں۔ ہر روز عام زندگی میں چھوٹی چھوٹی باتوں میں آنکھوں کا بھینگا پن بالکل صاف دکھائی دینے لگتا ہے۔

مثلاً ایک خاندان ہے اس کے نزدیک اس کی بچی پر ظلم ہو رہے ہیں یعنی وہ اپنی بچی کے متعلق جو توقعات رکھتا ہے اس کے لئے اسے ایک خاص آنکھ عطا ہوئی ہے اور وہ کہتا ہے کہ یہ بات بھی اس پر ظلم ہے اور وہ بات بھی اس پر ظلم ہے۔ اس کے بچے چھڑانا اس پر ظلم ہے' اس کے ساتھ یہ سلوک کرنا اس پر ظلم ہے لیکن جب اسی خاندان میں دوسرے کی بچی اور اپنے بیٹے کا معاملہ ہوتا ہے تو یہ آنکھ بالکل بدل جاتی ہے اور کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہمارے بیٹے پر یہ ظلم ہوا اور وہ ظلم ہوا ہے۔ ہمارے بیٹے کا یہ حق ہے اور وہ حق ہے۔ ہمارے بیٹے کا حق ہے کہ وہ اپنے بچے اپنے پاس رکھے اور دیکھو! وہ لڑکی کیسی ظالم اور شیطان ہے جو اس حق سے محروم کرگئی۔ اب ہم ان دونوں آنکھوں کو بیک وقت خدا کے نور کی آنکھیں کیسے قرار دے سکتے ہیں کیونکہ اللہ کا نور تو بھینگا نہیں۔ اللہ کا نور تو ایک حقیقت ہے اور حقیقت کے طور پر ہی دیکھتا ہے۔

پس کلام الٰہی نے ہمیں یہ بتایا کہ (اہل ایمان) کو قدم صدق عطا ہوتا ہے اور قدم صدق ہمیشہ صحیح راہ پر پڑتا ہے' غلط راہ پر نہیں پڑتا' یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی وقت وہ گند پر پڑ جائے اور کسی وقت صحیح رستے پر پڑ جائے۔ جہاں وہ گند پر پڑے گا۔ وہاں وہ قدم صدق نہیں رہے گا۔ تو گویا دو مختلف رستے ہو گئے ایسی صورت میں یہ دعویٰ کرنا کہ ہم ایک ہی نور سے دیکھنے والے ہیں یا دعویٰ کرنا کہ ہماری آنکھیں اسی طرح حقائق کو دیکھتی ہیں۔ جیسے خدا ہم سے توقع رکھتا ہے درست نہیں کیونکہ جب ان آنکھوں سے دیکھ کر رستے اختیار کرتے ہیں تو ایک قدم مشرق کی طرف پڑ رہا ہوتا ہے اور دوسرا مغرب کی طرف۔ دونوں کے قدموں کا رخ' ان کی نہج اور ان کی طرز بالکل مختلف ہوتی ہے۔ تو کون کہتا ہے کہ لطیف معاملات میں نور دکھائی نہیں دے سکتا۔ (کلام الٰہی) ایسی عظیم الشان کتاب ہے کہ لطیف سے لطیف معاملات میں بھی آپ کو بتاتا ہے کہ کیسے دیکھنا ہے۔ فرمایا قدموں کے ذریعہ دیکھو وہ تو تمہاری پہنچ سے باہر نہیں وہ تو کافروں کی بھی پہنچ میں ہیں اس لئے تم ان کی شناخت کے گر سیکھو تو تمہیں خدا تعالیٰ کے نور کی شناخت کے گر معلوم ہو جائیں گے۔

اسی طرح اس کا ایک اور پہلو تنقید ہے۔ مختلف مواقع پر مجھے ایسے خطوط ملتے ہیں جن میں کثرت سے تنقید پائی جاتی ہے اور ہر تنقید کرنے والا یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ وہ قدم صدق کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور وہ صحیح رستے پر صحیح نہج پر چل رہا ہے۔ وہ اپنی طرف سے بڑی سچائی سے دیکھ رہا ہوتا ہے کہ فلاں بات غلط ہے فلاں لوگ گندے ہیں فلاں قسم کے لوگوں کی حرکتیں خراب ہیں اور وہ اس تنقید میں مسلسل آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ قدم صدق نہیں ہوتا اس لئے پہچاننے والی آنکھوں کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں قدم صدق نہیں ہے۔ تنقید کی آنکھیں بھی اگر خدا کے نور سے دیکھ رہی ہوں تو ایک ہی قسم کے معاملات کو دو طریق پر نہیں دیکھ سکتیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اکثر ناقدین کی آنکھیں ایک ہی قسم کے واقعات کو مختلف وقتوں میں مختلف طریق پر دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ بعض لوگوں کے دل میں تعصب ہوتا ہے ان کی آنکھیں دوسرے آدمی کی ہر حرکت میں برائی ڈھونڈ رہی ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس جن لوگوں سے محبت کا تعلق ہوتا ہے وہاں وہی حرکتیں نظر بھی نہیں آرہی ہوتیں۔

پس جتنا جتنا تقویٰ کا معیار گرتا ہے یا نور خداوندی سے دوری پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اتنا اتنا نظروں کی کجی کا دائرہ بھی پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اس میں سب سے پہلی بات اپنے نفس کے حالات کو نہ دیکھنا ہے۔ جن لوگوں کو خدا کا نور عطا نہ ہوا ہو ان کی تنقیدی نظر خواہ کیسی ہی تیز کیوں نہ ہو وہ اپنی کمزوریوں کو نہیں دیکھ رہی ہوتی۔ اس برائی میں اکثر انسان مبتلا ہوتے ہیں۔ اس کی مثال ویسے ہی ہے جیسے کہتے ہیں چراغ تلے اندھیرا۔ یہ مثال دنیوی معاملات کے لحاظ سے تو ٹھیک ہے لیکن خدا کے نور کے چراغ تلے تو کوئی اندھیرا نہیں ہوتا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے چراغ منہ کے نیچے نیچے تو اندھیرا کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ کوئی جتنا ان کے نیچے تھا وہ اتنا ہی زیادہ صاحب نور بن گیا۔ پس اللہ کے چراغ تلے آنا تو نور کے قدموں کے نیچے آنا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) جب یہ فرماتے ہیں کہ میں دنیا کو سچائی کے قدموں کے نیچے دیکھتا ہوں تو اس سے یہی مراد ہے کہ جو ان قدموں کے نیچے ہیں وہ سب سے زیادہ صاحب نور ہیں۔ اس لئے جو شخص اللہ کے نور سے دیکھ رہا ہوتا ہے اس کو سب سے زیادہ اپنا اندرونہ دکھائی دینا چاہئے۔ اس کو سب سے زیادہ اپنے نفس کی حقیقت سے آشنا ہونا چاہئے۔ اگر نور کامل نہیں ہے تو درست ہے کہ کچھ خامیاں بھی اس کو نظر آئیں گی کچھ تاریک گوشے بھی ضرور دکھائی دیں گے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی آدمی صاحب نور ہو مگر اپنے نفس کے حالات سے غافل ہو۔ اس لئے جماعت کو سب سے پہلے تو اپنے نفس کی طرف جھکنا چاہئے ان معنوں میں کہ اپنے نفس پر خدا کی آنکھ سے تنقید کرے۔ وہ اپنے نفس کے ساتھ ویسا معاملہ کرے جیسے اللہ کا نور اس کے نفس کو دیکھنے میں کر رہا ہے۔ یعنی خوب اچھی طرح اپنے اندرونے کو دیکھے' اس کو ٹٹولے اور خوب کھنگالے تب اسے معلوم ہو گا کہ وہ کیا چیز ہے۔ پس اس حیثیت سے جو شخص اپنے نفس کو دیکھ لیتا ہے اس کو پھر اپنے قریبی بھی اسی طرح سے دکھائی دینے لگتے ہیں جیسے اپنے دشمن دکھائی دے رہے ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھ کوئی فرق نہیں کرتی۔ گو حسن اور بدی میں تو بہرحال فرق نظر آتا ہے یعنی حسن' حسن نظر آئے گا اور بدی' بدی نظر آئے گی۔ لیکن آنکھ فرق نہیں کرے گی کہ حسن کو بدی کے طور پر دیکھنے لگ جائے اور بدی کو حسن سمجھنے لگ جائے۔

پس اس مضمون کا آغاز انسان کے اپنے نفس سے ہوتا ہے۔ جو شخص اپنے نفس کی حقیقت سے غافل رہتا ہے اور آنکھیں بند رکھتا ہے اور فرضی طور پر اپنے اوپر جھوٹے رحم کرتا رہتا ہے اور اپنے دشمن پر جھوٹے ظلم کرتا چلا جاتا ہے (یعنی ایسے ظلم جن کی حقیقتاً کوئی وجہ جواز نہ ہو) وہ شخص اگر یہ کہے کہ میں خدا کے نور سے دیکھ رہا ہوں تو اس کا یہ دعویٰ قبول کرنا ممکن نہیں' یہ بالکل جھوٹا دعویٰ ہے۔ جو شخص اندرونی طور پر مختلف سلوک کرتا ہے اور بیرونی طور پر مختلف

ایک اچھی بات

نیک لوگوں کی معیت میں رہنا چاہئے اور ان کی دوستی کی قدر کرنی چاہئے۔ کیونکہ ان کے نیک اعمال ہمیں بھی نیکی پر مائل کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلوک کرتا ہے تو اس کی آنکھ دراصل ٹیڑھی ہوتی ہے اور سارے معاملات میں ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہتی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ انسان کے اندر کی آنکھ ٹیڑھی ہو اور باہر کی آنکھ سیدھی ہو۔ چنانچہ اکثر معاملات میں دکھائی دینے والی خرابیاں اور فساد دراصل غلط تنقیدات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ایک ظلم کو دوسری طرف منسوب کر دینا ایک اندھیرے کو روشنی کے منہ پر مارنا یعنی ہر چیز کو الٹ پلٹ کر کے سارے نظام کو تہس نہس کر دینا یہ سارا مضمون تاریکی کا مضمون ہے روشنی کا مضمون نہیں ہے۔ اور یہ جو تاریکی اور روشنی کا فیصلہ ہے یہ ہر شخص کی ذات کے اندر اس کی پنہائیوں میں ہوتا ہے۔ جو شخص اپنے نفس کی بصیرت اختیار کرے وہ پھر دنیا میں چلنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ لیکن جو شخص صاحب بصیرت نہیں وہ اپنے نفس کے بارہ میں غلط فہمی میں مبتلا رہتا ہے۔ یعنی جہاں وہ غلطیاں کرتا ہے وہاں وہ آنکھیں پھیر لیتا ہے۔ جہاں وہ غلطی نہیں کرتا وہاں بڑھا چڑھا کر دیکھتا ہے۔ اس طرح اس کا سلوک پھر اپنے دوستوں اور دشمنوں سے فرق والا سلوک ہو جاتا ہے۔

میں نے دیکھا ہے بعض لوگ بڑے نیک بھی ہوتے ہیں عبادت گزار بھی ہوتے ہیں خدا کے فضل سے اور بھی کئی خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن نور اللہ سے دیکھنے کی جو امتیازی شان صاحب ایمان کو نصیب ہوتی ہے' وہ ان کو پوری طرح عطا نہیں ہوتی۔ وہ بعض لوگوں کے دشمن ہو جاتے ہیں اور بعض لوگوں کے دوست بن جاتے ہیں۔ جو ان کا دشمن ہے۔ خواہ وہ ویسے کتنا ہی نیک ہو اس کی چھوٹی سی کمزوری بھی ان کو اتنی بڑی دکھائی دینے لگتی ہے کہ وہ اپنے غصے کو میری ذات کو طرف منتقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ جس طرح ان کا دل چاہتا ہے کہ اس بدی کے نتیجہ میں اس شخص کو پیس کر رکھ دیں پاؤں تلے کچل دیں اور ذلیل و خوار کر دیں اسی طرح...... نظام جماعت بھی کرے۔ اور اگر نہیں کیا جائے گا تو پھر کہہ دیتے ہیں دیکھ لیا ہم نے انصاف نہیں ہو رہا۔ غرض وہ اپنی دشمنیوں اور نفرتوں کو جماعت کے ذمہ دار افراد کی نفرتوں میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے اس طرح ان کا یہ قدم ' قدم صدق نہیں رہتا۔ ثبوت یہ ہے کہ اس سے بہت زیادہ برائیاں جو ان کے دوستوں میں موجود ہوتی ہیں ان کے بارہ میں ان کو قطعاً کبھی وہم بھی نہیں آیا کہ ان کو ان برائیوں کی سزا ملنی چاہئے۔ ان کی اپنی اولاد میں برائی ہوتی ہے لیکن ان کو کبھی وہم بھی نہیں آتا کہ ان کو سزا ملنی چاہئے' ان کی اپنی بیویوں میں کئی برائیاں ہوتی ہیں لیکن ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

پس میں احباب جماعت سے کہتا ہوں کہ تم قدم صدق کو درست کرو اس کے بغیر تمہاری زندگی کی راہیں صحیح متعین نہیں ہو سکتیں۔ اس کے بغیر نہ تمہارے آپس کے معاملات درست ہوں گے نہ خدا کے ساتھ تمہارے معاملات درست ہوں گے۔ تم کوشش کرو کہ تمہارا قدم صدق بڑا ہو اور اس کے فیض کے نیچے اور بھی لوگ آئیں۔ تمہارے قدم صدق کی برکت سے اور قومیں بھی برکتیں پائیں۔ لیکن یاد رکھو۔ یہ قدم تمہارے نور کی نسبت کے ساتھ بڑا ہو گا۔ غالباً اس مفہوم کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعض پرانے بزرگوں کے مریدوں نے یہ غلطی کی کہ ان کے قدموں کے ظاہری نشان بڑے کرنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ بعض جگہ ہم نے دیکھا ہے کہ یہ فلاں بزرگ کا قدم ہے اور وہ پوری چٹان ہر ایک قدم کا نشان بنا ہوا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس میں کچھ حقیقت ضرور تھی۔ لوگوں کو بتانے کے لئے ان بزرگوں نے کوئی ایسی عارفانہ بات کی ہو گی یا ان کے مریدوں نے کچھ ایسی بات کی ہو گی کہ جس کے نتیجہ میں یہ محسوس ہوا ہو کہ ان کے قدم بڑے تھے۔ اور بعد میں دنیاداروں نے جن کی نظریں عرفان سے عاری تھیں انہوں نے سمجھا کہ واقعتہً بزرگوں کے قدم بڑے تھے۔ حالانکہ ان کو یہ سوچنا چاہئے تھا کہ بزرگی کو ظاہری قدموں سے کیا نسبت؟ ہمارے ہاں کہتے ہیں پاؤں بڑے گنواروں کے ' سر بڑے سرداروں کے' پس یہ کہنا کہ نیکوں کے پاؤں بڑے تھے یہ تو بڑی عجیب سی بات لگتی ہے۔ دراصل لوگ اس حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکے۔ یہ وہ راز ہے جسے حضرت (بانی سلسلہ) نے کلام الٰہی سے علم پا کر ہمیں سمجھایا۔ آپ نے فرمایا میں ایک عالم کے عالم کو اپنی سچائی کے قدموں کے نیچے دیکھتا ہوں خدا نے مجھے اتنا بڑا قدم صدق عطا فرمایا ہے کہ دور دراز سے آنے والے لوگ بھی ان قدموں کے نیچے سے برکت پائیں گے ان سے سچائی حاصل کریں گے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ نہ صرف یہ کہ خود قدم صدق کو حاصل کریں اور اپنے اندر اعلیٰ نور پیدا کریں اور یاد رکھیں کہ ان سے فیض پانے کے لئے آج کی دنیا ہی نہیں بلکہ آئندہ قیامت تک آنے والی دنیائیں منتظر بیٹھی ہیں۔ اس لئے ان کے قدم بڑے ہوں گے تو دنیا کے نصیب بڑے ہوں گے۔ اور ان کو قدم بڑے نہیں مل سکتے جب تک خدا کا وہ نور ان کے اندر کامل نہ ہو جائے جس کے لئے اہل فراست بندے ہمیشہ یہ دعا کرتے ہیں (-) اے خدا! نور تو بہت تو نے دیا آگے بھی نور ہے اور پیچھے بھی نور' دائیں بھی نور ہے اور بائیں بھی لیکن ہمارے دل کو تسلی نہیں' ہمارا ظرف اور بھی بڑا معلوم ہوتا ہے' ہمارے نور کو کامل کر دے اور جس حد تک ہماری استطاعت ہے اس حد تک ہمارے نور کو بڑھاتا چلا جا۔

(از خطبہ فرمودہ 18۔ اپریل 1986ء)

یاد رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذت کا ہے جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ لذت مکدر ہو جاتا ہے۔ یا ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہو کر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوق (عبادت) جاتا رہتا ہے۔ اخلاقی قویٰ کو لذت میں بہت بڑا دخل ہے۔ جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذت میں بھی فرق آجاوے گا۔ پس جب کبھی ایسی حالت ہو کہ انس اور ذوق جو (عبادت) میں آتا تھا وہ جاتا رہتا ہے تو چاہئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ملک محمد عبداللہ

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب

خالد احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بہت کچھ لکھا جائے گا کیونکہ آپ کی صفات حسنہ بے شمار ہیں جس پہلو سے بھی دیکھیں آپ کا نیک نمونہ قابل تقلید نظر آتا ہے آپ کی زندگی کا ہر باب نوجوانوں کے لئے خصوصاً اور دیگر افراد کے لئے عموماً مشعل راہ دکھائی دیتا ہے یہاں آپ کی زندگی کا ایک ایسا واقعہ عرض کرنا چاہتا ہوں جس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی غیروں پر کس طرح اثر انداز ہوتی تھی۔ آپ اپنی طرز زندگی اور نمونہ سے دوسروں کو کس طرح گرویدہ کرتے تھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ تعلق باللہ کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

حضرت مولانا صاحب کے ساتھ ابتدائی واقفیت تو قادیان سے ہی تھی لیکن ملکی تقسیم کے بعد آپ کے ساتھ یہ رفاقت بہت مضبوط ہو گئی۔ شروع میں جب ربوہ کی بستی زیر تعمیر تھی تو اس وقت جامعہ احمدیہ کی درسگاہ جس کے آپ پرنسپل تھے یہاں سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر احمد نگر میں قائم کی گئی تھی۔ خاکسار ان دنوں لاہور میں ترجمہ کلام الٰہی انگریزی کے دفتر میں کام کرتا تھا۔ یہ دفتر 8 ٹمپل روڈ پر واقع تھا اور اس کے ساتھ رہائش کا بھی انتظام تھا۔ حضرت مولانا صاحب جب بھی احمد نگر سے لاہور تشریف لاتے کچھ وقت نکال کر میرے ہاں بھی آتے ان دنوں بعض چھوٹی چھوٹی تالیفات ہم دونوں شائع کر رہے تھے اس بارہ میں بھی مشورہ ہو جاتا۔ ایک دفعہ حضرت مولانا صاحب تشریف لائے تو رات اس خاکسار کے ہاں قیام کیا۔ اس دوران آپ نے اپنے گھٹنے میں شدید درد کا اظہار فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ یہاں سے قریب ہی بیڈن روڈ پر حکیم قریشی صاحب کا مطب ہے وہ ایک نامور اور قابل طبیب ہیں میں نے انہیں چند بار آزمایا ہے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفاء عطا کی ہے ویسے مجھے علم ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بھی ان سے علاج کرواتے ہیں ان کی تشخیص بھی بہت اچھی ہے۔ آپ آج یہاں ٹھہر گئے ہیں تو کل ان کو دکھلا لیں۔ حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے۔ چنانچہ صبح ناشتہ کے بعد میں ٹانگہ لے آیا اور ہم دونوں محترم حکیم قریشی صاحب کے مطب پر گئے۔ وہاں بہت سے مریض جمع تھے۔ حکیم صاحب نے حضرت مولانا صاحب کو دیکھا تو آپ کی دینی وجاہت اور شخصیت کو دیکھتے ہی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور مولانا صاحب سے بڑی عقیدت سے مصافحہ کرتے ہوئے ایک جانب کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کو کہا اور اپنے ملازم کو فوراً چائے لانے کو کہا۔ اور حضرت مولانا سے کہا کہ آپ یہاں تشریف رکھیں میں چند منٹ میں فارغ ہو کر آتا ہوں۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد حکیم صاحب تشریف لائے اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب سے ان کی دینی خدمات کے بارہ میں دریافت کرتے رہے۔ اور بہت متاثر ہوئے۔

بعد ازاں انہوں نے آپ کے گھٹنے کی تکلیف کے بارہ میں پوچھا اور اس کا معائنہ کر کے ایک ہفتہ کی دوائی عطا کی یہ دوائی کھانے کی تھی جو ایک ہفتہ استعمال میں لائی تھی۔ ہم نے دوائی کا ہدیہ دینے کی بہت کوشش کی لیکن حکیم صاحب نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ مجھے تو خوشی ہے کہ ایک عالم دین کی میں نے کچھ خدمت کی ہے۔

بعد ازاں جب ہم تانگہ پر واپس ہوئے تو حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ کھانے کی دوائی تو حکیم صاحب نے عطا کی ہے لیکن میرا خیال تھا کہ گھٹنے پر مالش کی بھی کوئی دوائی دیتے میں نے عرض کیا کہ ابھی تو قریب ہیں دوبارہ پوچھ لیتے ہیں چنانچہ ہم پھر حکیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ ہمیں دیکھ کر فوراً ہمارے پاس آئے میں نے ان سے حضرت مولانا صاحب کی اس خواہش کا اظہار کیا کہ مالش کی دوائی کی بھی ضرورت ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا میں نے بڑے غور کے بعد دوائی تجویز کی ہے۔ میرے نزدیک کھانے کی دوائی ہی بہتر رہے گی۔ چنانچہ اس جواب سے مطمئن ہو کر ہم واپس اپنی قیامگاہ پر آئے۔ حضرت مولانا صاحب اس دن لاہور سے واپس احمد نگر چلے گئے۔ کوئی ایک ہفتہ کے بعد آپ کا احمد نگر سے ایک شخص کے ذریعہ یہ پیغام ملا کہ محترم حکیم صاحب کی دوائی نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اثر کیا ہے پندرہ دن کی دوائی مزید حکیم صاحب سے لے کر مجھے بھجوا دیں لیکن شرط یہ ہے کہ اب وہ دوائی کا ہدیہ قبول کریں۔ مفت نہ بھجوائیں۔

چنانچہ میں نے حضرت مولانا صاحب کی فرمائش کی تعمیل کر دی۔ اور حکیم صاحب نے کچھ ہدیہ بھی لے لیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب کے درجات کو بلند فرمائے۔ بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ جو ہمارے لئے نمونہ کا موجب ہیں۔

نا انصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو۔ کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کوئی ناحق کے خون کی طرف قدم نہیں اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف سے حق پاؤ تو فی الفور اپنی خشک منطق چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے (-) بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری خالد سیف اللہ خان۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

برے رجحانات کے جینز رکھنے پر بچہ کو پیدائش سے قبل ہی مار دینا مناسب ہے یا نہیں؟

• کیا ایسے جنین (Embryos) جن میں ہم جنس پرستی کے رجحان کا جین (Gene) نظر آئے انہیں پیدائش سے پہلے ہی ختم کر دینا مناسب ہو گا یا نہیں؟ اس سوال کا جواب امریکہ کے ایک نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر جیمز واٹسن یہ دیتے ہیں کہ اگر آپ کو وہ جین مل جائے جو انسان کا میلان طبع ہم جنس پرستی کی طرف متعین کرتا ہے اور اس کی ماں کہے کہ مجھے اس طرح کا بچہ نہیں چاہئے تو بہتر یہ ہے کہ اسے حمل ضائع کرنے دیں۔ (گویا
Nip the evil in the Bud
والی بات ہے)۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے نیویارک والے گھر میں سنڈے ٹیلیگراف کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ ایک ماں ترستی تھی کہ اس کے بیٹے کے ہاں اولاد ہو اور وہ اپنے پوتے پوتی کو دیکھے لیکن اس کے سامنے اس کا بیٹا اس طرف نہیں آ رہا تھا۔ اس ماں کے لئے اس کے بیٹے کا ہم جنس پرست ہونا اس کی زندگی کا سب سے بڑا دکھ تھا۔ ایسی صورت میں اگر ماں کو بچے کے رجحان کا پیدائش سے پہلے علم ہو جائے اور وہ اسے ختم کرنا چاہے تو میں کون ہوتا ہوں کہ اسے مجبور کروں کہ تم ضرور ایسے بچے کی ماں بنو جو تمہیں ساری عمر دکھ میں مبتلا رکھے۔

ڈاکٹر جیمز واٹسن کے اس بیان پر کئی ڈاکٹروں نے سخت تنقید کی ہے یہ امر خاصہ مابہ النزاع ہے کہ کسی بچہ کو پیدائش سے پہلے ہی اس جرم میں مار دیا جائے کہ وہ بڑا ہو کر سدومی بنے گا۔

ڈاکٹر واٹسن وہ ہیں جنہوں نے DNA دریافت کیا تھا اور 1989ء میں ایک ایسے بین الاقوامی ادارہ کے امریکی شاخ کے ڈائریکٹر تھے جو اس کی کوشش میں تھا کہ انسان کے اندر پائے جانے والے دو لاکھ جینز (Genes) کی شناخت کی جائے۔ بعد میں اس ادارہ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ (دی ٹیلیگراف لندن بحوالہ سڈنی مارننگ ہیرلڈ '97-2-18)۔

ہر انسان کے جسم میں تقریباً دس ہزار ارب خلیات (Cells) ہوتے ہیں خلیہ کے مرکز (Nucleus) میں اس کا ڈی۔ این۔ اے ہوتا ہے جس کے اندر پچاس ہزار تا ایک لاکھ جینز ہوتے ہیں۔ یہ جینز انسان کو وہ بناتے ہیں جو وہ ہے۔ انسان کا رنگ و نسل، قد، موروثی خوبیاں، خامیاں، عادات سب اس کے اندر ودیعت کی ہوئی ہوتی ہیں۔ بچے جہاں اپنے والدین بلکہ کئی کئی پشتوں کے آباؤ اجداد کی خوبیوں کے وارث بنتے ہیں وہاں ان کی خرابیوں، بیماریوں اور عادات وغیرہ کو بھی ورثہ میں پا سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر بالفرض بچہ کی پیدائش سے پہلے یہ علم ہو جائے کہ بچہ کے کسی موذی مرض میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے تو بچہ کو پیدا ہونے سے پہلے ہی مار دینا جائز ہو گا؟ جسمانی بیماریوں کے علاوہ بعض خطرناک اخلاقی بیماریاں بھی جینز میں پائی جا سکتی ہیں۔ مثلاً اگر یہ پتہ چل جائے کہ بچہ نے ورثہ میں خطرناک حد تک غصہ کے جینز پائے ہیں اور اس میں خطرناک ڈاکو بننے کا رجحان پایا جاتا ہے تو کیا اسے حالت جنین میں ہی ختم کرنا جائز ہو گا؟ یہ تو وقوعہ جرم بلکہ ارادہ جرم سے بھی پہلے سزا دینے والی بات ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ ایسے جینز رکھنے والا شخص اپنی شعوری کوشش سے اصلاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کر سکتا اور اس سے جرم سرزد ہو جائے جو ایک لحاظ سے بے اختیاری والی بات ہے تو کیا وہ مستوجب سزا ہو گا یا نہیں یا کم از کم سزا کا حق دار نہیں ہو گا۔ اگر ایسا تسلیم کر لیا جائے تو دنیا کے قوانین کی حد تک تو جزا سزا کا تصور ہی درہم برہم ہو جائے گا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اول تو فطرت انسانی ابتداءً صحیح یا نیوٹرل ہی تھی لیکن ماں باپ ماحول اور غذا وغیرہ جو پشت ہا پشت چلتے ہیں انسان کو خراب رجحانات عطا کر دیتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر انسان کی فطرت ہی ایسے واقع ہوئی ہے کہ اس میں اچھے رجحانات و میلانات پیدائشی طور پر موجود ہوتے ہیں ایک عمل پیدائش سے بھی پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اچھے برے دونوں رجحانات اس کے اندر رکھ دئے جاتے ہیں تا وہ کشمکش اور جدوجہد کے نتیجہ میں ترقی کر سکے۔ اللہ تو اس سے پاک ہے کہ وہ فسق و فجور کے خیالات دل میں ڈالے یا میلانات طبیعت میں رکھے لیکن چونکہ اچھے برے نتائج اسی کے قانون کے تحت نکلتے ہیں اس لئے اچھے اور برے دونوں رجحانات کا طبیعت میں ڈالے جانا خدا کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس کا دوسرا عمل اس وقت ہوتا ہے جب انسان خود اپنے دل سے اچھے برے کا فیصلہ کرنے کا اہل ہو جاتا ہے اور گناہ اس کے سینے میں کھٹکنے لگ جاتا ہے۔ اس کا تیسرا عمل ہدات کے ذریعہ ہوتا ہے اور انسانوں پر فسق و فجور اور نیکی و تقویٰ کی راہوں کو واضح کیا جاتا ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو وہ جب کمزوریوں کی دعا و استغفار اور تدبیر و مجاہدہ کے نتیجہ میں پردہ پوشی کر دیا کرتا ہے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہوتا اور انسان اپنے پیدائشی رجحانات پر عمل کرنے پر مجبور ہوتا تو اللہ پر الزام آتا کہ جب اس نے خود ہی گناہ پر پابند کر دیا ہے تو سزا کیسی اور ایسے ہی نیک رجحان کے تحت نیکی کرنے کا ثواب کیا۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں: "غرض بے اعتدالیوں اور بدیوں کی طرف جانا انسان کی ایک حالت ہے جو اخلاقی حالت سے پہلے اس پر طبعًا غالب ہوتی ہے اور یہ حالت اس وقت تک طبعی کہلاتی ہے جب تک انسان عقل اور معرفت کے زیر سایہ نہیں چلتا بلکہ چارپایوں کی طرح کھانے پینے، سونے جاگنے یا غصہ اور جوش دکھلانے وغیرہ امور میں طبعی جذبات کا پیرو رہتا ہے۔" ((-) کی فلاسفی صفحہ 3)

الغرض اچھے برے دونوں رجحانات انسان کی طبعی حالت اور متوازن فطرت کا خاصہ ہیں اور پیدائش سے پہلے ہی خراب رجحانات کا اندازہ کر کے بچے کا قتل مناسب نہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 18۔ جولائی 1997ء)

○

ہاتھ میں کاسۂ گدائی ہے
عرش تک یوں مری رسائی ہے
میں اکیلی ہوں اور دشتِ جنوں
ریگِ صحرا ہے اور دُھائی ہے
سر کٹانے کی جاں لٹانے کی
رسم مدت سے چلتی آئی ہے
ایک حالت پہ مطمئن رہنا
خود فریبی ہے خود نمائی ہے
آج فرعون کو خبر کر دو
آج بندہ ہے اور خدائی ہے
پھر سے بھڑکی ہے آتشِ نمرود
پھر براہیم نے بجھائی ہے!
عقل کے پاس نیّرِ الہام
عشق کے پاس رہنمائی ہے
کوئی عنوان بھی سجا دے گا
داستاں اس لئے سنائی ہے
دل سے پھر بوند بوند ٹپکا خون
آنکھ نے جوت پھر جگائی ہے
دل میں سرگوشیوں کا شور ہے اک
شور تے راہ اک سُجھائی ہے
پھر ارادہ سفر کا ہے عظمت
پھر مرے ساتھ نارسائی ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

پاک ایران تعلقات

ایران سفارت خانے کے ثقافتی نمائندے علی ذو علم نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ایران پاکستان میں کسی قسم کی پراکسی جنگ نہیں لڑ رہا۔ اور نہ ہی کسی مذہبی گروپ کی حمایت کر رہا ہے۔ بلکہ ایران تو تمام مسلمانوں کو برابر سمجھتا ہے اور ان کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسلمانوں کا اتحاد چاہتے ہیں تقسیم نہیں۔ ہم کسی مسلمان ملک میں پریشانی اور بدامنی پیدا نہیں کرتے انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان ایران اور سعودی عرب کے کوئی اختلافات نہیں ہیں حقیقت یہ ہے کہ غیر اسلامی قوتیں مسلمانوں کو تقسیم کر کے انہیں نقصان پہنچانا چاہتی ہیں۔ پاکستان اور ایران دونوں ہمسایہ برادر ممالک ہیں جن کے قریبی تعلقات ہمیشہ آزمائش پر پورے اترے ہیں۔

OOO

طالبان مخالف قوتیں

طالبان مخالف مسعود ملیشیا کی فوجیں کابل کے مزید نزدیک پہنچ چکی ہیں اور شدید لڑائی جاری ہے۔ طالبان مخالف فوجوں کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہماری فوجیں جلد ہی پورے ملک پر دوبارہ قبضہ کر لیں گی اور طالبان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر کابل سے اپنی فوجیں نکال لیں تاکہ شہر کو لڑائی کی وجہ سے ہونے والے نقصان سے بچایا جا سکے۔ لیکن طالبان کے مطابق انہوں نے مخالفین کے اس مطالبہ کو رد کر دیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ سرکاری فوج نے وردک صوبے کے ضلع شکردرہ اور چاکی قلعہ پر مخالف فوجوں کے دو بڑے حملے پسپا کر دئے ہیں۔ اور مخالفین کو اس لڑائی میں بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ادھر طالبان مخالف فوجوں نے کابل پر حملے تیز کر دئے ہیں اور ہوائی جہازوں سے بھی کابل پر حملے جاری ہیں۔

OOO

وسطی ایشیا پائپ لائن بذریعہ ایران

یہ خبر معلوم تو ناقابل یقین ہوتی ہے لیکن چونکہ اس کا منبع امریکہ کا اخبار واشنگٹن پوسٹ ہے اس لئے یقین کرنا پڑے گا۔ خبر یہ ہے کہ کلنٹن انتظامیہ نے ایک ایسی پائپ لائن میں سرمایہ کاری کی اجازت دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے جو کہ سنٹرل ایشیا کا تیل اور گیس ایران کے راستے سمندر تک پہنچائے گی۔ یہ پائپ لائن اس کے علاوہ ہو گی جو افغانستان اور پاکستان کے ذریعے گوادر تک بچھائی جائے گی۔ اس گیس لائن پر 6ء1 بلین ڈالر کا خرچ ہوں گے۔ امریکی پالیسی میں یہ تبدیلی ایران کے صدر کے انتخابات کے نتیجہ میں عمل میں آئی ہے کیونکہ نئے صدر کو امریکہ میں کافی لبرل سمجھا جاتا ہے۔ اس پائپ لائن کا کل فاصلہ 2000 میل ہے۔ اور ایران میں اسلامی انقلاب کے بعد یہ پہلا موقعہ ہو گا کہ کسی اتنے بڑے بین الاقوامی منصوبے میں ایران بھی شامل ہو سکے گا۔

یہ ایران میں سے گزرنے والی پائپ لائن اس لائن کے علاوہ ہو گی جو کہ دولت آباد فیلڈ سے افغانستان کے راستے ہوتی ہوئی پاکستان تک آئے گی۔ اس افغانستان پاکستان والی پائپ لائن بنانے کے ٹھیکے کے لئے بھی ایک امریکہ کی کمپنی کوشاں ہے۔ لیکن افغانستان میں جنگ کی وجہ سے ابھی اس میں کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی۔ ایران کے راستے جانے والی پائپ لائن ترکمانستان سے گیس لے جائے گی جو کہ ایران کے 788 میل علاقہ میں سے گزرے گی۔ اور اس کے ذریعے ترکی اور پھر یورپ کو گیس کی سپلائی کی جا سکے گی۔

امریکی انتظامیہ کے ایک اہلکار نے کہا ہے کہ اگرچہ کلنٹن حکومت اس پر ابھی پوری طرح آمادہ نہیں ہے لیکن قانونی طور پر یہ پائپ لائن 1996ء کے ایران لیبیا پابندیوں کے قانون کے تحت نہیں آتی۔ اس قانون کے تحت ایران میں انرجی سیکٹر میں کوئی امریکی 40 ملین ڈالر سے زیادہ کی انوسمنٹ نہیں کر سکتا۔ لیکن اس ایکٹ میں اس قسم کی پائپ لائن کا کوئی ذکر نہیں۔ بہرحال اگر یہ کام مکمل ہو گیا تو ایران کو اس سے خاصا مالی فائدہ ہو گا۔

OOO

مشرق وسطی میں جنگ کا خطرہ

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے تنبیہ کی ہے کہ اگر اسرائیلی حکومت نے عرب اسرائیلی امن معاہدہ کی راہ میں روڑے اٹکانے کی پالیسی پر نظرثانی نہ کی تو مشرق وسطی میں ایک دفعہ پھر جنگ شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں سب کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر اسرائیلی حکومت نے امن معاہدے کو آگے نہ بڑھایا جس میں وہ آج کل سب سے بڑی روک بن رہی ہے اور نہ ہی امریکہ نے اس معاہدے کو اندھی گلی میں سے باہر نکالا تو پھر اس علاقے میں ایسی افراتفری پھیلے گی کہ کسی کے روکے رک نہ سکے گی۔ سب کو اور خاص طور پر اسرائیل کو یہ جان لینا چاہئے کہ اگر فلسطینی مسئلے کا حل نہ ڈھونڈا گیا تو آتش فشاں جلد ہی پھٹ جائے گا اور سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا انہوں نے امریکی صدر بل کلنٹن کی انتظامیہ پر الزام لگایا کہ وہ اس علاقے کے مسائل میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی۔ اور وہ ایسا رویہ اختیار کئے ہوئے ہے گویا اس کا اس امن معاہدے سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

عرفات نے کہا کہ یہ افسوس کی بات ہے کہ مصری اور یورپی کوششیں بھی اس بات میں ناکام رہی ہیں کہ وہ اسرائیلی وزیراعظم کی پالیسی کو کسی طرح نرم کر سکیں جس کو کہ وہ ایک سال سے امن کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 4-اگست 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی-دارالعلوم بمقابلہ دارالنصر
1-30 درس کلام الٰہی (نمبر9)(1996) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت فضل لندن۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ نمبر 9-
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ نمبر 9-
11-00 درس کلام الٰہی (نمبر9) (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت فضل لندن۔
12-00 بیت بازی- دارالعلوم بمقابلہ- دارالنصر-
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-کبڈی-لاہور بمقابلہ ربوہ۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

منگل 5-اگست 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-کبڈی-لاہور بمقابلہ ربوہ۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 طبی معاملات-ماں اور بچے کی صحت اور نگہداشت- میزبان- ڈاکٹر امتہ الرشید مہمان-ڈاکٹر نصرت جہاں-حصہ اول۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 فرام دی آرکائیوز- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-بیت فضل لندن-یو-کے-(90-6-1)۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

بدھ-6-اگست 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 راؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات-ماں اور بچے کی صحت اور نگہداشت میزبان- ڈاکٹر امتہ الرشید مہمان-ڈاکٹر نصرت جہاں (حصہ اول)۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 کوئز- سیرت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی-حصہ دوئم۔
12-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- سیرت حضرت سید سرور شاہ صاحب۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 افریقین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

جمعرات 7۔ اگست 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 المائدہ۔قیمہ سموسے۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 عربی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام۔قصیدہ نظم۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن۔ مجلس عرفان۔ (14-6-89)۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 عربی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔قصیدہ نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام۔ ترجمہ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (3-11-95)۔
12-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت (حصہ ہفتم)۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 المائدہ۔قیمہ سموسے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 چینی پروگرام(-)اصول کی فلاسفی۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 روسی پروگرام۔ مجلس سوال و جواب روس اور قازقستان کے احباب کے ساتھ سیشن5(22-5-94)۔حصہ اول۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

بقیہ صفحہ 1

انہوں نے لکھا کہ میری چونکہ آپ سے لندن میں ملاقات ہو چکی ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ جماعت کی اقدار بہت بلند ہیں اور یہ محض اللہ کی خاطر ہیں۔ جماعت احمدیہ اس میں کوشاں ہے انسانیت کو حق کی طرف لے آئے اور انسانی ہمدردی کے جذبات لوگوں میں پیدا کرے۔ خصوصاً غریب ممالک اور تیسری دنیا کے لوگوں میں یہ جذبات پیدا ہوں۔ ہم جو چھوٹے جزائر کے رہنے والے ہیں جماعت احمدیہ ان کے لئے بہت ہمدردی کے جذبات رکھتی ہے۔

طوالو کے وزیر اعظم نے درخواست کی آپ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ہر ایک جو یہاں سے واپس جائے گا وہ بھی انہی جذبات کو ساتھ لے کر واپس جائے گا۔

گھانا کے وزیر مملکت اور رکن پارلیمنٹ آنریبل ایم اے سیڈو نے اس اجلاس میں تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ میں 1966ء میں احمدی ہوا اور میں مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے ذریعے میں احمدیت میں داخل ہوا۔

انہوں نے کہا کہ میں گھانا کے صدر جے جے رالنگز اور قومی اسمبلی کے سپیکر کی طرف سے جماعت احمدیہ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ صدر مملکت نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں جماعت گھانا کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے 1996ء کے الیکشن میں ہماری مدد کی۔

انہوں نے کہا کہ ہم مذہبی آزادی پر یقین رکھتے ہیں اور یہ صرف نام کی مذہبی آزادی نہیں ہے بلکہ ہم اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ گھانا میں ہر شخص اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ دیگر ممالک اور پاکستان بھی غانا کے اس نمونے سے سبق حاصل کریں گے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ گھانا میں ہر شخص احمدیت کا اعتراف کرتا ہے اور اس جماعت کی بہت قدر کرتا ہے کہ یہ ایک امن پسند جماعت ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم احمدی ہیں اور گھانا میں ہمارا بے حد احترام کیا جاتا ہے۔ گھانا کی حکومت ملکی ترقی میں احمدیوں کو اپنا ساتھی سمجھتی ہے۔ جماعت نے گھانا کی ترقی میں بے حد مدد کی ہے۔ جماعت نے تعلیم اور صحت کے میدان میں بہت سے ادارے جاری کر رکھے ہیں۔ انہوں نے گھانا کے امیر اور مربی انچارج مکرم عبدالوہاب آدم کی قیادت کا خاص طور پر ذکر کیا اور ان کی خدمات کو بہت سراہا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی کوششوں اور محنتوں کا نتیجہ ہے کہ اب وہ صرف جماعت احمدیہ کے لیڈر نہیں ہیں بلکہ گھانا کے قومی لیڈر بھی ہیں صرف احمدیت ایسی جماعت ہے جو گھانا کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ گھانا میں احمدی بڑی اہم پوزیشنوں پر فائز ہیں۔ ان میں وزیر بھی ہیں اور سپورٹس مین بھی ہیں حکومت نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے چیئرمین ایک احمدی دوست ہیں جس نے حکومت کی طرف سے ملک میں دو مستقل چھٹیاں کرنے کا اعلان کیا ہے اور یہ عید کی چھٹیاں ہیں۔ حکومت اور لوگوں کا کوئی اہم کام امیر صاحب گھانا کے مشورے کے بغیر نہیں ہوتا۔ پارلیمنٹ میں قانون سازی میں بھی احمدی جماعت کا بہت حصہ ہوتا ہے۔

گھانا کے وزیر مملکت نے کہا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ہم پر بے انتہا احسان ہیں جن کو گننا ممکن نہیں ہے۔ امید ہے کہ آپ ہم پر احسانات کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

گھانا کے وزیر نے اپنی تقریر کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا۔ جس کے ایک طرف احمدیت کا جھنڈا ہے اور دوسری طرف گھانا کا۔

وزیر موصوف کی تقریر کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا عبدالوہاب آدم کی جو تعریف اس تقریر میں کی گئی ہے وہ بالکل درست ہے۔ بلاشبہ انہوں نے ملک میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا ہے۔ ان کا ایک مقام انکسار کا مقام بھی ہے۔ وہ اپنے ملک کے عمائدین کو مشورے دینے سے پہلے مجھ سے مشورے کرتے ہیں اور جو باتیں میں ان کو سمجھاتا ہوں۔ وہ انہی باتوں کو آگے پیش کرتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس میں سبق یہ ہے کہ جو مربیان اپنی رائے کو نہیں بلکہ مرکز کو فوقیت دیتے ہیں وہ ہمیشہ کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ امام وہاب آدم کو سب نے ہمیشہ بے حد منکسر المزاج پایا ہے۔ وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتے جب تک مجھ سے پوچھ نہ لیں۔

حضرت امام الرابع نے فرمایا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب قائد اعظم محمد علی جناح کو جو مشورے دیتے تھے ایسے ہر اہم معاملے میں وہ پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے مشوہ کرتے تھے۔ پھر قدم آگے بڑھاتے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی طرح عبدالوہاب آدم کی ذاتی قابلیت سے ہرگز انکار ممکن نہیں۔ اللہ کرے کہ ان کو ہمیشہ غانا کی عظیم خدمات کی توفیق ملتی رہے۔

سیرالیون کے ایمبیسڈر کی تقریر

سیرالیون کے ایمبیسڈر نے سیرالیون کے صدر کی طرف سے ان کو جلسہ میں مدعو کئے جانے کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے سیرالیون کے پرانے مربی حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کی خدمات کا ذکر کیا۔

سیرالیون کے سفیر صاحب نے بتایا کہ سیرالیون مغربی افریقہ کا ملک ہے۔ آبادی 45 لاکھ ہے۔ ان میں سے 78% مسلم ہیں۔ یہاں پر جماعت احمدیہ کا مشن 1937ء میں قائم ہوا اور 1938ء میں روکوپور میں پہلا احمدیہ سکول جاری ہوا۔ اس وقت سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے 100 پرائمری سکول اور 22 سیکنڈری سکول ہیں۔ احمدیہ مشن تعلیم کے فروغ میں بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ احمدی ملک کے کونے کونے میں ہیں۔ احمدی مشنری بھی ملک میں بے حد مقبول ہیں اس ضمن میں انہوں نے سعید الرحمان صاحب مربی سلسلہ کا خصوصی ذکر کیا۔

گیمبیا کے رکن پارلیمنٹ کی تقریر

جناب فوڈے لانگ سال صاحب گیمبیا کے رکن پارلیمنٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں اس نیک اجتماع میں شرکت کرنے پر بہت خوش ہوں۔ مجھے حضرت صاحب کی طرف سے اس جلسہ میں شرکت کی دعوت ملی۔ 20 سال سے زیادہ عرصے سے احمدی میرے ملک میں ہیں۔ اور جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جس نے گیمبیا میں 3 ہائی سکول کھولے ہیں جبکہ حکومت کی طرف سے صرف ایک سکول کھلا ہے۔ احمدیہ سکولوں کا معیار اتنا بلند ہے کہ لوگ سرکاری سکول چھوڑ کر احمدیہ سکولوں میں آجاتے ہیں۔ ہم احمدیہ مشن کے اور امیر جماعت گیمبیا مولانا عنایت اللہ زاہد صاحب کے بہت شکر گزار ہیں جن کی وجہ سے گیمبیا میں امن اور بھائی چارے کا ماحول ہے۔ وہ ہر وقت دوروں میں مصروف رہتے ہیں اور ان کا اور مربیان کا آپس میں بہت اچھا رابطہ ہے۔ انہوں نے درخواست کی کہ گیمبیا کے عوام کے لئے خصوصی دعائیں کریں کہ گیمبیا پر امن ملک رہے۔ ہم حضرت صاحب کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کرتے ہیں اور میں آپ سب حاضرین سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اپنے عظیم امام کے لئے بہت دعا کریں۔

آئیوری کوسٹ کے رکن پارلیمنٹ کی تقریر

آئیوری کوسٹ کے رکن پارلیمنٹ جناب ڈیمبرے لاسینا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس مبارک جلسے میں شرکت پر مجھے بے حد خوشی ہے۔ یہاں ہر طرف اخوت کا دور دورہ ہے خدا کرے کہ آپ کے امام کی اقتداء میں آپ کو بے شمار برکتیں حاصل ہوتی رہیں۔ احمدیت انسانیت کی خدمت اور امن کے پیغام کے ذریعے معاشرہ کی اصلاح میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ میں اس مبارک موقع پر اپنے ملک کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ براہ کرم آئیوری کوسٹ کے صدر کے لئے دعا کریں کہ وہ ملک کے بانی کے مشن کو آگے بڑھاتے رہیں۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ آبی جان میں ایک عظیم الشان بیت الذکر زیر تعمیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر قسم کے مذہبی تشدد کی مخالفت کرتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم فیض احمد بھٹی صاحب سکنہ دھیر کے کلاں شدید بیمار ہیں اور گجرات میں میجر عزیز بھٹی شہید ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سعید احمد وفا دھیر کے کلاں ضلع گجرات کی والدہ محترمہ کچھ دنوں سے علیل ہیں گرمی کی وجہ سے لو لگ گئی ہے کمزوری بہت ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم طارق محمود ناصر صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے سسر مکرم چوہدری محمد احمد کاہلوں صاحب کا کینیڈا میں بائی پاس کا اپریشن ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز عامر محمود ابن مکرم ماسٹر ناصر محمود صاحب آف چک 36 ج ضلع سرگودھا حال دار العلوم شرقی ربوہ جو کہ وقف نو میں ہے گزشتہ ایک ہفتہ سے بوجہ یرقان بیمار ہے بچہ کی حالت چند دن قبل بہت کمزور ہو گئی تھی۔ تاہم اب قدرے بہتر ہے۔ احباب کی خدمت دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام محمد ادریس خان کی بجائے ادریس احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ادریس احمد ولد ایم حمید احمد
ساکن 20/7 دار الیمن وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 1 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے حج پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے حج کے اخراجات 16 فیصد بڑھا دیئے ہیں۔ فضائی کرایہ میں 10 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ پشاور۔ ملتان۔ کوئٹہ اور سکھر سے حج کے اخراجات 73249 روپے اور کراچی سے 70499 روپے ہوں گے۔ حجاج کی تعداد اوپن رکھی گئی ہے۔ 5 ہزار سرکاری ملازمین صوابدیدی کوٹہ پر حج پر جاسکیں گے۔ سرکاری ملازمین کے کوٹہ میں جانے والے بھی اپنے خرچ پر حج کریں گے۔ پچیس سو نشستیں حج بدل کرنے والوں کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ میں رہائش کا خود بندوبست کرنے کی اجازت ہوگی۔ ریگولر اور سپانسر سکیم کے تحت حج کے اخراجات یکساں ہوں گے۔ مفت حج پر پابندی لگادی گئی ہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف ملائیشیا کے تین روزہ دورے پر کوالالمپور پہنچے تو پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔

○ بغاوت کیس میں کورٹ مارشل کی سزا پانے والے سابق میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسی کی طرف سے ان کا مقدمہ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں منتقل کرنے کی اپیل مسترد کر دی گئی ہے۔ ایلیٹ کورٹ نے کہا ہے کہ کورٹ مارشل کی سزا پانے والے کی اپیل ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں منتقل کرنے کا نہ اختیار ہے اور نہ ہی سماعت غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کی جاسکتی ہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے 14 وفاقی پارلیمانی سیکرٹریوں کا تقرر کر دیا ہے۔ ایم کیو ایم اور اے این پی کو بھی نمائندگی مل گئی ہے۔ 12 سیکرٹریوں کا تعلق مسلم لیگ سے ہے۔ محکموں کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ سیکرٹریوں کے تقرر کا مقصد قومی اسمبلی کی کارروائی خوش اسلوبی سے چلانا ہے۔

○ گورنر سٹیٹ بینک ڈاکٹر محمد یعقوب کو دھمکی آمیز پیغامات نے اعلیٰ سرکاری افسروں میں سنسنی پھیلا دی ہے پولیس نے فوری طور پر گورنر کے لئے حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے ہیں۔

○ کسان بچاؤ تحریک کے صوبائی کنوینئر چوہدری ناصر جاوید گھمن نے حکومت کو الٹی میٹم دیا ہے اگر حکومت نے ایک ہفتہ کے اندر زرعی ٹیکس واپس نہ لیا تو وہ اور ان کے ساتھی جیل میں تادم مرگ بھوک ہڑتال کر دیں گے۔

○ کمالیہ کی مقامی دینی درس گاہوں میں اپریشن کر کے متعدد علماء کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ سپاہ صحابہ پنجاب کے صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی کے گھر کی بھی تلاشی لی گئی۔

○ سرگودھا میں پولیس مقابلہ میں ایک ڈاکو ہلاک اور تین فرار ہوگئے ہیں۔

○ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی سربراہی میں قائم پانچ رکنی فل بنچ نے احتساب ایکٹ کے خلاف دائر رٹ درخواستوں کی سماعت 18۔ اگست تک ملتوی کر دی ہے جسٹس قیوم نے کہا ہے کہ عدلیہ طے کر چکی ہے کہ پارلیمنٹ کی حدیں ہیں اور وہ خلاف اسلام قانون نہیں بنا سکتی۔ یہ بتایا جائے کہ احتساب ایکٹ اسلام کے کیسے خلاف ہے۔

○ پاکستان کو بھارت کے میزائل پروگرام پر تشویش ہے اور پاکستان اس سلسلے میں صرف دفاعی اقدامات کر رہا ہے یہ بات دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اسلام آباد میں بتائی ہے۔ اور کہا ہے کہ سلامتی کونسل کے توسیعی منصوبے کے تحت پاکستان غیر مستقل اور منتخب ارکان کو شامل کرنے کے حق میں ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس خالد رانجھا نے ایک کیس کی سماعت کے دوران کہا ہے کہ اسلام اور قانون پولیس کو گھر میں گھسنے کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن میں عیب کا سراغ لگانے سے منع کیا گیا ہے۔ عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ اگر خلیفہ وقت بھی گھر میں داخلے کی اجازت مانگتے تھے تو پھر تھانیدار کو کس نے اختیار کر دیا ہے کہ بغیر اجازت گھر میں آئے۔ جسٹس خلیل رمدے نے ایک محنت کش کی جوان بیٹی سے اجتماعی زیادتی کے ملزموں کو گرفتار اور ایک سال تک چالان نہ پیش کرنے کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے کہا ہے کہ مقدمہ کا ریکارڈ پیش کیا جائے۔

○ تاندلیانوالہ کے نواح میں اشتہاری ملزموں نے دو عورتوں سمیت 4۔ افراد کو قتل کر دیا ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ سرکاری محکموں میں ترقیوں کا نظام غیر تسلی بخش ہے گدھے گھوڑے کو یکساں سمجھنا انصاف نہیں۔ بدعنوان اہلکاروں کے تبادلے کی بجائے ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے۔

○ ساہیوال میں طوفانی بارش سے 3۔ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

○ فیصل آباد سے پیپلز پارٹی کے سابق رکن قومی اسمبلی الیاس جٹ بیرون ملک جانے پر پابندی کے باوجود کراچی ایئرپورٹ سے بیرون ملک جانے میں کامیاب ہوگئے۔ پابندیاں دھری کی دھری گئیں ان کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں تھا۔

○ مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر اور ممبر قومی اسمبلی اعجاز الحق نے کہا ہے کہ چند وزیروں نے سازشوں کی فیکٹری لگا رکھی ہے۔ نواز شریف کو جلد کھوٹے کھرے کا پتہ چل جائے گا۔ وزیراعظم نواز شریف سے مثالی تعلقات ہیں۔

○ صوبہ پنجاب اور شمالی علاقہ جات میں بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ دریا معمول کے مطابق بہہ رہے ہیں۔ ایران سے آنے والی ہوا کے دباؤ سے لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد اور بہاولنگر بارش کی زد میں ہیں۔

○ بارش سے متاثرہ علاقوں میں زرعی ٹیکس کی وصولی ملتوی اور آبیانہ معاف کر دیا گیا ہے۔ صوبائی وزیر مال نے اوکاڑہ میں اس کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت شدید بارشوں سے متاثر ہونے والوں کو تنہا نہیں چھوڑے گی۔

○ منڈی بہاؤالدین کے قریب مسافر بس اور ٹرک میں تصادم سے 5 ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے ہیں۔

○ کسٹمز کلکٹریٹ کوئٹہ کے دفتر سے انعامات کے لئے مخصوص 57 لاکھ روپے کی رقم خورد برد کر لی گئی ہے۔

○ سابق نگران وزیراعظم اور اسلام آباد یونیورسٹی کے ریکٹر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ سیاسی جماعتوں کے زیر اثر طلباء تنظیموں کو تعلیمی اداروں میں کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ان کی سرگرمیوں پر پابندی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اساتذہ اپنا کردار ادا نہیں کر رہے۔ اکثریت استاد کہلانے کی مستحق نہیں ہے۔ سیاسی جماعتوں نے تعلیمی اداروں کو قتل گاہیں بنا دیا ہے۔ پورے ملک میں تعلیم کی صورت حال خراب ہو چکی ہے۔

○ لاہور پولیس نے ایک انتہا پسند مذہبی تنظیم سے تعلق رکھنے والے "دہشت گرد" بلو بٹ کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے جج ناصر اسلم زاہد نے کہا ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال انتہائی مخدوش ہے۔ پولیس کرپشن کا گڑھ ہے۔

○ حافظ آباد روڈ پر مسلح ڈاکو شام ساڑھے سات بجے سے رات گیارہ بجے تک لوٹ مار کرتے رہے۔ ڈاکوؤں نے علماء کرام جن میں پیر بہار شاہ۔ مولانا غلام مرتضیٰ شاہ اور مولانا محمد یوسف شامل تھے کی گاڑی روک کر نہ صرف انہیں لوٹا بلکہ جھاڑیوں میں انہیں اوندھا منہ لٹا دیا۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ احتساب کے نام پر کردار کشی کرنے پر وزیراعظم غیر مشروط معافی مانگیں۔ بے نظیر نے نواز شریف، سینٹر سیف الرحمان اور پی ٹی وی کے مینجنگ ڈائریکٹر کو نوٹس دے دیا ہے۔

○ اسرائیل نے بم دھماکوں کے بعد فلسطین کے ساتھ مذاکرات معطل اور سرحد بند کر دی ہے۔

○ اسرائیلی حکومت نے فلسطینی پولیس کے سربراہ کی گرفتاری کا حکم دے دیا ہے ان پر یہودی بستیوں میں حملوں کی حوصلہ افزائی کا الزام ہے۔

○ سابق وزیراعلیٰ بلوچستان عطاء اللہ مینگل نے کہا ہے کہ مرکز کی مضبوطی سے ملک ٹوٹے گا۔ صوبوں کو اختیارات دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا بھٹو کی جمہوریت شخصی تھی کرپشن کا بیج ضیاء نے بویا، ایوب خان نے خاندانی مفادات کا تحفظ کیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ سارا گند اسلام آباد میں ہے۔ اکتوبر میں صفائی کریں گے۔ آئندہ دو ماہ کے اندر 50 لاکھ ارکان بنا کر عظیم تر اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔ 20 لاکھ افراد ہمارے ممبر بن چکے ہیں۔

○ نئی انارکلی لاہور کی پولیس نے لاجپت روڈ کی ایک مسجد کے امام مولانا منظور کو موٹر سائیکلیں چوری کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ اور دو موٹر سائیکل برآمد کر لی ہیں۔

○ پولیس نے ڈرامائی انداز میں سپاہ محمد کے مرکزی رہنما منور عباس علوی کو کوئٹہ سے گرفتار کر لیا ہے۔

خالی بچت یا معیاری کوالٹی
(فیصلہ آپ نے کرنا ہے)
ٹرپل جارجٹ کے ان سلے برقعے نیز ہر قسم کے جاپانی سوٹ معیاری کوالٹی میں ہمیشہ سے نمبر 1 کوالٹی مہیا کرنے والے
اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب فون 212866

خوشخبری (بچت ہی بچت)
ڈائمنڈ فوم نے فوم کی قیمتوں میں حیرت انگیز حد تک کمی کر دی ہے (25%+10%) کل 35% کمی اب 4500/- روپے والا ڈبل بیڈ کا گدا 2750/- روپے میں۔ ۔، 4115 روپے والا ڈبل بیڈ کا گدا 2500/- روپے میں۔ اس رعایتی قیمت سے آج ہی فائدہ اٹھائیں یہ موقع بار بار نہیں ملتا۔
بااختیار ڈیلر: حسّان فوم سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ۔ فون نمبر 211460

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدردِ نسواں (حب اٹھرا) 25/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زود جامِ عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659